بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”جب روضہ اقدس جنت کا حصہ ہے تو پھر اس میں موت اَثر انداز کیسے ہوئی؟“

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا عقیدہ جب یہ ہے کہ روضہ رسول علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم جنت کا حصہ ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہاں موت کیوں آئی؟ حالانکہ جنت میں تو موت نہیں آئے گی۔

سائل: حافظ محمد حذیفہ، بھکر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنت میں موت کے واقع نہ ہونے کی دو شرطیں ہیں اور دونوں شرطوں کا ایک ساتھ پایا جانا ضروری ہے، وہ شرطیں حسبِ ذیل ہیں:

[1]: مکان بھی جنت والا ہو۔

[2]: زمان (زمانہ) بھی جنت والا ہو۔

اس لیے جب یہ دونوں شرطیں پائی جائیں گی کہ مکان اور زمان دونوں جنتی ہوں گے تو وہاں موت نہیں آئے گی اور یہ حشر کے بعد ہو گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس ضرور جنت کا ٹکڑا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ موت کیوں آئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ روضہ پاک اس دنیا والی زمین پر واقع ہے، یہ مکان تو جنت والا ہے لیکن زمان جنت والا نہیں ہے بلکہ دنیا والا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کا وقوع ہوا۔ لہٰذا اب کوئی اشکال باقی نہ رہا۔

فائدہ: اس بات کو آپ ایک آسان مثال سے سمجھیے کہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے فدیہ میں جو دنبہ بھیجا گیا تھا، وہ جنت کا دنبہ تھا اور جنت میں موت نہیں اس لیے وہاں اسے موت واقع نہیں ہوئی کیوں کہ اس جنت میں مکان بھی جنت والا اور زمان بھی جنت والا تھا۔ لیکن جب وہی جنت والا دنبہ اس دنیا میں پہنچا تو فوراً اس پر موت بھی اثر انداز ہوئی اور یوں وہ فدیہ میں ذبح

ہو گیا۔ اب یہاں بھی سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جنت کے اندر وجود پانے والے جاندار پر آخر موت کیوں کر واقع ہوئی؟ تو اس کا جواب یہی دیا جائے گا کہ جب تک وہ دنبہ جنت والے مکان و زمان میں تھا، موت کی دسترس سے محفوظ تھا، جوں ہی اس جنت والے زمان و مکان سے باہر نکل کر اس دنیا میں پہنچا تو موت کے شکنجے میں آ گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور مبارک میں قربانی کے قبول ہونے کی صورت یہ تھی کہ جانور ذبح کر کے پہاڑ کی ایک چوٹی یا کسی چٹان پر رکھ دیتے، اور جس شخص کے مذبوحہ جانور پر آسمان سے آگ اتر کر جلا دیتی اس کی قربانی مقبول و منظور سمجھی جاتی اور جس کے مذبوحہ جانور کو آگ نہ جلاتی اس کی قربانی نامقبول و نامنظور قرار پاتی۔

حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے فدیہ میں آنے والے دنبہ میں لطف کی بات یہ دیکھیے کہ جنت والے مکان و زمان سے نکلنے کے باعث اس پر موت تو واقع ہوئی، مگر چونکہ اس کو جنت والی مٹی سے وجود ملا تھا، اس لیے اس مذبوحہ دنبہ پر آسمانی آگ اتر کر جلانے نہ آئی بلکہ درندوں اور پرندوں نے اس کا گوشت کھا کر اس کے وجود کو ختم کیا، وجہ یہ تھی کہ جنت کی مٹی پر آگ اثر انداز نہیں ہوتی۔

واللہ اعلم بالصواب

19، ذوالقعدہ 1444ھ

09، جون 2023ء